بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ حضرت عاصم بن ثابت، حضرت سہل بن حنیف انصاری، حضرت جبار بن صخر رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان افروز واقعات کا دلگداز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24؍اگست 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت عاصم بن ثابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی تھے۔ ان کے والد تھے ثابت بن قیس اور ان کی والدہ کا نام شموس بنت ابو عامر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت عبداللہ بن جحش کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ غزوہ احد کے موقع پر جب کفار کے اچانک شدید حملے کی وجہ سے مسلمانوں میں بھگدڑ مچی تو حضرت عاصم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے موت پر بیعت کی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نامزد تیر اندازوں میں یہ شامل تھے۔ ان کا تعلق قبیلہ اوس سے تھا جنگ بدر میں بھی شریک تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر والے دن صحابہ سے پوچھا کہ جب تم دشمن کے مدّ مقابل آ ؤ گے تو ان سے کیسے لڑو گے؟ حضرت عاصم نے عرض کیا یا رسول اللہ جب کوئی قوم اتنی قریب آ جائے گی کہ ان تک تیر پہنچ سکیں تو ان پر تیر برسائے جائیں گے پھر وہ جب ہمارے اور قریب آ جائیں کہ ان تک پتھر پہنچ سکیں تو ان پر پتھر پھینکتے جائیں گے پھر جب وہ ہمارے اتنے قریب آ جائیں کہ ہمارے نیزے ان تک پہنچ سکیں تو ان کے ساتھ نیزہ بازی کی جائے گی پھر جب نیزے بھی ٹوٹ جائیں گے تو انہیں تلواروں کے ذریعہ قتل کیا جائے گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی طرح جنگ لڑی جاتی ہے اور پھر آپ نے فرمایا کہ جو کوئی جنگ کرے تو عاصم کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق جنگ کرے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ احد والے دن اپنی تلوار کے ساتھ واپس آئے جو کثرت قتال کی وجہ سے مڑ چکی تھی۔ حضرت علی نے حضرت فاطمہ سے کہا کہ اس قابل ستائش تلوار کو رکھو یہ میدان جنگ میں خوب کام آئی ہے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم نے آج کمال کی تلوار زنی کی ہے تو سہل بن حنیف اور ابو دجانہ اور عاصم بن ثابت اور حارث بن سمہ نے بھی تلوار زنی میں کمال دکھایا ہے۔

ماہ صفر 4 ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عزل اور قارہ کے چند لوگ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے قبائل میں بہت سے آدمی اسلام کی طرف مائل ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم چند آدمی ہمارے ساتھ روانہ فرمائیں جو ہمیں مسلمان بنائیں اور اسلام کی تعلیم دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس صحابہ کے ایک گروپ کو عاصم بن ثابت کی امارت میں ان کے ساتھ بھیج دیا، لیکن دراصل یہ لوگ جھوٹے تھے اور بنو لحیان کی انگیخت پر مدینہ میں آئے تھے جنہوں نے اپنے رئیس سفیان بن خالد کے قتل کا بدلہ لینے کے لئے یہ چال چلی تھی کہ اس بہانے سے مسلمان

مدینہ سے نکلیں تو ان پر حملہ کر دیا جائے اور بنولحیان نے اس خدمت کے معاوضہ میں عزل اور قارہ کے لوگوں کے لئے بہت سے اونٹ انعام کے طور پر مقرر کئے تھے۔ جب عزل اور قارہ کے یہ غدار لوگ اصفان اور مکہ کے درمیان پہنچے تو انہوں نے بنولحیان کو خفیہ خفیہ اطلاع بھجوا دی کہ مسلمان ہمارے ساتھ آ رہے ہیں تم آ جاؤ ان کو قتل کرنے کے لئے جس پر قبیلہ بنولحیان کے دو سو نوجوان جن میں سے ایک سو تیر انداز تھے مسلمانوں کے تعاقب میں نکل کھڑے ہوئے اور مقام رجیع میں ان کو آ پکڑا۔ عاصم اور اس کے ساتھیوں نے مقابلہ کیا بالآخر لڑتے لڑتے شہید ہوئے۔ قریش کو جب عاصم کی شہادت کا علم ہوا تو انہوں نے رجیع کی طرف خاص آدمی روانہ کئے اور اُن کو تاکید کی کہ عاصم کا سر یا جسم کا کوئی عضو کاٹ کر اپنے ساتھ لائیں تا کہ انہیں تسلی ہو اور ان کا جذبہ انتقام تسکین پائے کیونکہ عاصم نے بدر میں قریش کے ایک بڑے رئیس کو قتل کیا تھا۔ لیکن شہد کی مکھیوں اور زنبوروں نے آپ کی لاش کی حفاظت کی اور وہ اپنے بد ارادے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ حضرت عاصم دشمن کے مقابلے میں تیر برساتے جاتے اور ساتھ یہ شعر پڑھتے جاتے تھے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ موت برحق ہے اور زندگی بیکار ہے اور خدا کسی انسان کے بارے میں جو فیصلہ کرے وہی نازل ہونے والا ہے اور اس انسان کو بھی اس فیصلہ کو قبول کرنا ہوگا۔ جب حضرت عاصم کے تیر ختم ہو گئے تو وہ نیزے سے لڑنے لگے جب نیزہ بھی ٹوٹ گیا تو تلوار نکالی اور لڑتے لڑتے جان دے دی۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرے صحابی جن کا ذکر ہوگا وہ حضرت سہل بن حنیف انصاری ہیں حنیف۔ ان کے والد تھے والدہ کا نام ہند بنت رافع تھا والدہ کی طرف سے آپ کے دو بھائی تھے عبداللہ اور نعمان اور ان کی اولاد میں بیٹے اسد اور عثمان اور سعد تھے۔ حضرت سہل کی اولاد مدینہ اور بغداد میں مقیم رہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے اور حضرت علی کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ انہوں نے غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔ حضرت سہل بن حنیف عظیم المرتبت صحابی تھے لیکن آپ کے مالی حالات مضبوط نہ تھے۔ ابن عیینہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنونضیر کے اموال میں سے حضرت سہل بن حنیف اور حضرت ابودجانہ کے علاوہ انصار میں سے کسی کو حصہ نہیں دیا کیونکہ یہ دونوں تنگدست تھے۔

حضرت سہل بن حنیف ان عظیم المرتبت صحابہ میں سے تھے جنہوں نے احد کے روز ثابت قدمی دکھائی اس روز انہوں نے موت پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ڈھال بن کر ڈٹے رہے جب دشمن کے شدید حملے کی وجہ سے مسلمان بکھر گئے تھے اور دشمن نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تیر چلائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان بلوا سھلا فانہ سھل کہ سہل کو تیر پکڑاؤ کیونکہ تیر چلانا اس کیلئے سہل ہے۔ بنونضیر کے محاصرہ کے ایام میں غزول جو ایک ماہر نیزہ باز یہودی تھا۔ ایک گروہ کو لیکر مسلمانوں کے قتل کے ارادہ سے نکلا۔ حضرت علیؓ نے موقع پا کر غزول کو قتل کر دیا۔ اس کے ساتھ جو لوگ تھے وہ بھاگ گئے ان لوگوں کی سرکوبی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کی ہی قیادت میں دس افراد پر مشتمل ایک دستہ روانہ فرمایا جنہوں نے ان لوگوں کا تعاقب کر کے ان کو قتل کر دیا اس لئے کہ وہ جنگ کے لئے اور چھپ کر حملہ کر کے قتل کرنے کیلئے نکلے تھے۔ اس دستہ میں جو حضرت علی کے ساتھ گیا تھا حضرت ابودجانہ اور حضرت سہل بن حنیف بھی شامل تھے۔ فتح خیبر کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر وادی القری میں اترا تو یہود پہلے سے جنگ کے لئے تیار تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً صف بندی کا حکم دیا۔ لواء حضرت سعد بن عبادہ کو عنایت فرمایا اور جھنڈوں میں سے ایک حضرت خباب بن منذر اور دوسرا حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور تیسرا حضرت عباد بن بشر کو سونپا۔ اس لڑائی کے نتیجہ میں یہ سارا علاقہ مسلمانوں کے زیر نگیں آ گیا۔

حضرت سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم مکہ کی طرف میرے پیامبر ہو پس

تم جا کرانہیں میرا اسلام پہنچانا اوران سے کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں تین باتوں کا حکم دیتے ہیں۔ اپنے باپ دادا کی قسمیں نہ کھاؤ۔ جب تم قضائے حاجت کے لئے بیٹھو تو اپنا منہ اور پیٹھ قبلہ رخ کر کے نہ بیٹھو، شمالاً جنوباً بیٹھنا چاہئے۔ اسی طرح تیسری نصیحت یہ فرمائی کہ ہڈی اور گوبر سے استنجانہ کرو۔

جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کی گئی تب حضرت سہل ان کے ساتھ تھے۔ جب حضرت علی بصرہ کے لئے روانہ ہوئے تو حضرت سہل کو اپنا قائمقام مقرر فرمایا۔ آپ حضرت علی کے ساتھ جنگ صفین میں شامل ہوئے۔ حضرت علی نے آپ کو بلاد فارس کا والی مقرر فرمایا۔ حضرت سہل بن حنیف کی وفات جنگ صفین سے واپسی پر کوفہ میں 38 ہجری میں ہوئی۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت علی نے پڑھائی۔ حضرت حنش بن معطر بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سہل بن حنیف کی وفات ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے میدان میں تشریف لائے حضرت علی نے نماز جنازہ میں چھ تکبیرات کہیں یہ بات کچھ لوگوں کو ناگوار گزری اس پر آپ نے لوگوں کو کہا کہ حضرت سہل بدری صحابی ہیں۔ جب ان کا جنازہ جبانہ کے مقام پر پہنچا تو حضرت قرظہ بن کعب اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ ہمیں ملے انہوں نے حضرت علی کی خدمت میں عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین ہم حضرت سہل کی نماز جنازہ میں شامل نہیں ہو سکے تھے اس پر حضرت علی نے انہیں آپ کی نماز جنازہ پڑھنے کی اجازت دی پس انہوں نے حضرت قرظہ کی امامت میں حضرت سہل کی نماز جنازہ ادا کی۔

تیسرے صحابی جن کا ذکر ہوگا وہ ہیں حضرت جبار بن صخر ہیں جو صخر بن امیہ کے بیٹے تھے۔ حضرت جبار ستر انصار کے ساتھ بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبار اور حضرت مقداد بن عمرو کے درمیان مؤاخات قائم کی۔ غزوہ بدر کے وقت ان کی عمر 32 سال تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں خارس یعنی کھجوروں کی پیداوار کا اندازہ کرنے کیلئے خیبر وغیرہ بھیجا کرتے تھے۔ ان کی وفات حضرت عثمان کے دور خلافت میں تیس ہجری میں مدینہ میں ہوئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 62 سال تھی حضرت جبار غزوہ بدر احد خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمرکاب تھے۔

غزوہ بدر کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ **اللھم اکفنی نوفل ابن خویلد** کہ اے اللہ نوفل بن خویل جو قریش مکہ کے مشرکین کا ایک سردار تھا کے مقابل میرے لئے کافی ہوجا۔ روایت ہے کہ حضرت جبار بن صخر نے اسے قیدی بنایا ہوا تھا اور حضرت علی اس کے پاس آئے اور اسے قتل کر دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کسی کو نوفل کی کچھ خبر ہے حضرت علی نے عرض کیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے اور اس پر آپ نے یہ دعا کی کہ تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اپنی جناب سے میری دعا قبول فرمائی۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ ہجرت فرمائی تو ہر شخص کو خواہش تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر قیام کریں۔ اس کے بارے میں بہت سارے حوالے آتے ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاں میری اونٹنی بیٹھے گی وہیں میرا قیام ہوگا۔ اونٹنی مدینہ کی گلیوں سے ہوتی ہوئی اس جگہ بیٹھ گئی جہاں اب مسجد نبوی کا دروازہ ہے۔ اس موقع پر حضرت جبار بن صخر اس امید پر کہ اونٹنی بنو سلمی کے محلے میں جا کر ٹھہرے اسے اٹھانے کی کوشش کرنے لگے لیکن وہ نہ اٹھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے اور فرمایا کہ انشاء اللہ یہاں ہمارا قیام ہوگا اور آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ کہ اے میرے رب تو مجھے ایک مبارک اترنے کی جگہ پر اتار اور تو اتارنے والوں میں سے سب سے بہتر ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون سب سے قریب ہے۔ حضرت ابوایوب انصاری نے عرض کیا کہ میں یا رسول اللہ یہ میرا گھر ہے یہ میرا دروازہ ہے اور ہم نے آپ کا کجاوہ اندر رکھ دیا ہے آپ نے فرمایا کہ چلو اور ہمارے آرام کرنے کی

جگہ تیار کرو۔ پس وہ گئے اور آپ کے آرام کرنے کی جگہ تیار کی۔

ایک دن شعث بن قیس جو مسلمانوں سے سخت عداوت رکھتا تھا۔ اس کا گزر مسلمانوں کی ایک جماعت پر ہوا جو آپس میں پیار اور محبت سے باتیں کررہے تھے۔ مسلمانوں کی آپسی صلح کاری دیکھ کر وہ غضبناک ہوگیا۔ شعث بن قیس نے کہا کہ بنو قیلہ کے سردار اس علاقے میں بیٹھے ہیں جب تک ان کے سردار آپس میں اکٹھے ہیں ہمیں قرار نصیب نہیں ہوسکتا۔ اس نے ایک یہودی جوان کو جو اس کے ساتھ تھا اس کام پر لگایا کہ ان کے پاس جا کر ان کے ساتھ بیٹھے اور جنگ بعاس اور اس سے پہلے کے حالات کا ذکر چھیڑے اور انہیں وہ شعر سنائے جو وہ ایک دوسرے کے خلاف کہا کرتے تھے۔ پس اس نے ایسا ہی کیا اور اس کی یہ ترتیب کام کر گئی اور محبت اور پیار سے بیٹھے باتیں کرنے والے اس فتنہ کی وجہ سے آپس میں تلخ کلامی کرنے لگے یہاں تک کہ ان میں سے دو افراد حضرت اوس بن قیزی اور حضرت جبار بن صخر باہم الجھ پڑے ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم چاہو تو ہم ابھی جنگ کا آغاز کردیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اس کی خبر پہنچی تو آپ اوس اور خزرج کے پاس آئے آپ کے ساتھ مہاجرین صحابہ کرام تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ کیا تم اب بھی جاہلیت والے دعوے کرتے ہو جبکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں اور اللہ نے تمہیں اسلام کی طرف ہدایت دے دی ہے اور اس کے ذریعہ تمہیں عزت بخشی اور تم سے جاہلیت کا معاملہ ختم کردیا۔ صحابہ کرام کو پتا چل گیا کہ یہ ایک شیطانی وسوسہ ہے اور ان کے دشمن کی چال ہے پس انہوں نے اپنے ہتھیار پھینکے اور رونے لگ گئے اور اوس اور خزرج کے افراد آپس میں گلے ملنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سر تسلیم خم کئے اطاعت کا دم بھرتے واپس آگئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دشمن شعث بن قیس کی لگائی ہوئی آگ کو ٹھنڈا کردیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: تو بہرحال یہ حالت تھی ان صحابہ کی۔ ایک وقت میں شیطان کے دھوکہ میں تو آ گئے لیکن جب احساس دلایا گیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بتایا کہ کیوں جہالت میں واپس جارہے ہو تو فوراً ندامت پیدا ہوئی اور صلح کی طرف قدم بڑھایا بلکہ محبت اور بھائی چارے کا اظہار کیا۔ تو یہ تھے وہ نمونے۔ اب جو لوگ ذرا ذرا سی بات پر جھوٹی غیرتوں اور اناؤں میں مبتلا ہوجاتے ہیں ان کے لئے بھی ایک عظیم اسوہ ہے یہ۔ اگر وہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے جنگیں کرنے والے بھائی بھائی بن گئے تو اب ایک کلمہ پڑھنے والے بلکہ ایک جماعت میں پیدا ہونے والے لوگ کیوں اپنی اناؤں کو ختم نہیں کرسکتے۔ بہت سارے معاملات ایسے آتے ہیں جھوٹی اناؤں کی وجہ سے رنجشیں چلتی ہیں بعض نوجوان لکھتے ہیں کہ ہم اپنے خاندانوں میں رشتے کرنا چاہتے ہیں لیکن خاندانی رنجشوں کی وجہ سے، بڑوں کی وجہ سے وہ رشتے قائم نہیں ہوتے تو ان لوگوں کو عقل کرنی چاہئے کہ یہی اللہ تعالیٰ نے جو محبت اور پیار کی تعلیم دی ہے اکائی کی تعلیم دی ہے اور ایک قوم بنایا ہے۔ ہمیں ایک قوم بن کے رہنا چاہئے اور جھوٹی اناؤں میں دوبارہ ڈوبنا نہیں چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو عقل دے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 24th - August - 2018
BOOK POST (PRINTED MATTER) To ....
From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB